من يهد الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له

الحمد للہ کہ یہ رسالہ رد مہندین لاجواب فیض اکتساب مسمی بہ

التحقیقات لدفع التحریفات

مصنفہ عالم الکمل و اقف اسرار خفی و جلی مولانا مولوی محمد ریاست علی خانصاحب حنفی شاہجہانپوری آبیاری سخی کریم محمد نزہت اللہ خان صاحب محلہ امین زئی جلال نگر حسب فرمائش محمد عبد الرب خانصاحب تاجر کتب شاہجہانپور

باہتمام کمترین محمد شمس الدین ابن جناب شیخ محمد فخر الدین صاحب مالک مطبع فخر المطابع

مطبع شمس المطابع لکھنؤ میں طبع ہوا

ارزاں کتب ملنے کا پتہ عبد الرب خان تاجر کتب خلیل غربی شاہجہان پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین امابعد
جاننا چاہیے کہ فقیر حقیر محمد ریاست علی خان عفا اللہ القوی کے ایک رسالہ مسمی بہ التصدیقات
لدفع التلبیسات معروف بہ مہند مؤلفہ مولوی خلیل احمد صاحب فی الحال دیکھنے میں آیا عجب وہ
رسالہ بھرا ہوا تلبیسات اور تحریفات سے پایا اپنی کتابوں میں اور کچھ لکھا اس رسالہ میں بالکل اسکے خلاف
اور برعکس لکھا لہذا اسکا اظہار خلائق پر ضروری سمجھا ہرچند کہ فقیر کو بالکل فرصت نہیں اور نہ بوجہ امراض
لاحقہ اور ضعف دماغ کے طاقت ہی تاہم مختصر طور پر ان مسائل کو کہ جو مولوی خلیل احمد صاحب نے تحریف
کرکے لکھے ہیں نوک قلم پر لاتا ہوں اور قطع نظر اس بات سے کہ وہ یا انکے طرفدار تسلیم کریں یا نہ کریں حسبۃً للہ
اظہار کرتا ہوں تاکہ اہل انصاف اور صاحب بصیرت پر اچھی طرح سے منکشف ہو جائے کہ رسالہ مذکورہ
میں فی الواقع تحریف اور تلبیس ہے وما علینا الا البلاغ دوسری یہ بات کہ صدہا علماء باللہ بڑے
بڑے جو انکے عقائد باطلہ کے خلاف ہیں اور انکے عقائد باطلہ کو رد فرمایا ہے اور ان پر یہ اتہام اس بات
کا رکھتے ہیں کہ بالکل ہم پر تہمت اور افترا ہے ہم اور ہمارے مشائخ ان عقائد باطلہ سے قطعی علیحدہ
اور بری ہیں تو یہ انکا لکھنا بالکل غلط ہے اتنی کثیر علماء کی انسے بلا خطا عداوت کی کیا وجہ ہے
جو انکے عقائد کے رد کرنے کو مستعد ہو گئے نہیں نہیں بلکہ اس فرقہ باطلہ نے بڑے بڑے اولیاء
اللہ کو اور علما باللہ کو اپنی ناسمجھی و ضلالت کی وجہ سے مشرک اور بدعتی ٹھہرایا ہے اسلیے علماء
باللہ کو ضرورت پڑگئی کہ اولیاء اللہ اور علماء باللہ پر سے بہتان اور دھبہ شرک اور بدعت کا کہ

جو اس فرقۂ باطلہ نے اُنپر لگایا ہی اُسکو اُٹھانا چاہیے چنانچہ بڑے بڑے علماء نے انکے عقائد باطلہ کا رد فرمایا ہی منجملہ اُن علماء کے کہ جنھون نے انکے عقائد باطلہ کا رد فرمایا ہی ان اوراق مین ذکر کیے جاتے ہین جناب مولانا فضل رسول صاحب بدایونی تحقیق الحقیقہ کے صفحہ ۱۹ مین تحریر فرماتے ہین مولوی مخصوص اللہ صاحب نے تقویۃ الایمان کا رد لکھا اُسکا نام معید الایمان رکھا۔ مولوی مفتی صدر الدین خان صاحب نے سفر مین واسطے زیارت قبور کے عقیدۂ اسمعیلیہ کا رد لکھا نام اُسکا ہی منتہی المقال۔ علماء بریلی نے تقویۃ الایمان کا رد لکھا نام اُسکا ہی صحیح الاعمال علماء رامپور نے تقویۃ الایمان کی متعدد رد لکھی کہ بعض بمبئی مین مطبوع بھی ہوے اور اُس ملک کے عالمون نے بھی اُسکے رد لکھے کہ مطبوع وہان کے موجود علماء لکھنؤ نے اُسکے مقدمات کو رد کیا مولوی محمد حیدر صاحب خلف الصدق حضرت مولانا محمد مبین صاحب اور مولوی محمد یوسف صاحب وغیرہما نے تحریر کی علماے مدراس و علماے حیدر آباد نے بھی اُسکو رد کیا اور وہان تو عبد قائلی معتقولی کے اس مذہب والون کا ایسا استیصال ہوا کہ نام و نشان باقی نہ رہا کہ اکثر اُن تحریرون مین سے بالفعل موجود ہین اُس وقت سے اب تک جو دیندار عالم تھے کسی نے اُنکے مذہب کو تسلیم نہین کیا جو علوم دینیہ سے ناواقف خواہ اس سبب سے کہ نرے جاہل تھے یا یہ کہ کتابین عربیت منطق وغیرہ کی پڑھین تحقیق علوم دینیہ سے عاری تھے پہلے شہرت کے دلدادہ ہوگئے اور نہی باشد کے خوف سے اس وہم مین پھنس کر جو اگر سمجھے بھی تو نفسانیت اور تعصب سد راہ ہوا یہ حال ہی مولوی اسمعیل صاحب کا اور اُنکی کتاب کا جو آگے تھے لوگون نے اور حضرت مولوی صاحب کے خاندان والون نے رد لکھے ایسے ہی مولوی اسحاق صاحب سے اُنکے روبرو کلام کیا اور نیز مولوی حاجی قاسم صاحب اور مولوی کریم اللہ صاحب نے تحریر فی اور مولوی شاہ احمد سعید صاحب نے بھی رد لکھا اور بہت لوگون نے اُنکو رد کیا انتہی تمام ہوا کلام مولانا فضل رسول صاحب کا راقم الحروف کہتا ہی کہ ان مین اکثر علماء مولوی اسمعیل صاحب کے ہمعصر ہین اور نیز حضرت شاہ عبد العزیز کے شاگرد و رشتہ دار اُن کے اور نیز علاوہ ان علماے مذکورین کے اور بہت سے علماء ربانیین جیسے جناب مولوی محمد عبد القادر صاحب بدایونی اور مولوی عبید اللہ صاحب بدایونی اور مولوی سکندر علی شاہ

صاحب ملیح آبادی اور مولوی غلام غوث خان صاحب رامپوری اور مولوی عبد الرحیم خان
صاحب خانصپوری اور مولوی قاضی محمد عبد الغفور صاحب فتح پور ہنسوی اور مولوی احمد حسین
صاحب حیدر آبادی اور مولانا سید نور الدین صاحب اور مولانا مولوی نصیر الاسلام صاحب اور
مولانا مولوی محمد فرید محی الدین صاحب نوشیرھوی اور مولانا نذیر احمد خان صاحب رامپوری اور
حضرت مولانا مرشدنا واستاذنا سید الاتقیاء امام الاولیاء جناب مولوی شاہ محمد ارشاد حسین صاحب
مجددی رامپوری قدس سرہ اور مولانا جناب مولوی محمد سلامت اللہ شاہ صاحب تبرا رامپوری اور
جناب مولانا محمد اعجاز حسین صاحب رامپوری اور جناب مولانا مولوی محمد امداد حسین صاحب
رامپوری اور مولوی محمد گوہر علی صاحب رامپوری اور مولوی محمد عبد اللہ صاحب رامپوری اور
مولوی محمد عبد الغفار خان صاحب رامپوری اور مولوی حامد حسین صاحب رامپوری اور حضرت
جناب مولوی شاہ محمد ولی النبی صاحب مجددی رامپوری خلیفہ حضرت شاہ احمد سعید صاحب
مجددی دہلوی اور شاہ مولوی سلامت اللہ صاحب ساکن فتحپور ہنسوہ اور جناب مولانا مولوی
حافظ محمد عنایت اللہ خان صاحب رامپوری اور جناب مولوی محمد لطف اللہ صاحب علیگڈھی
اور مولوی بہاؤ الدین سید محمد حسن صاحب دمشقی مدرس مدرسہ قشماشیہ دمشق اور جناب مولانا مولوی
احمد رضا خان صاحب بریلوی اور مولوی محمد علی رضا صاحب رامپوری شاگرد رشید مولوی [illegible]
صاحب گنگوہی اور مولوی معز اللہ صاحب رامپوری اور مولوی محمد قمر الدین صاحب ولایتی اور
مولوی وزیر محمد خان صاحب رامپوری اور مولوی محمد شرافت اللہ صاحب مدرس مدرسہ عالیہ رامپور
اور جناب مولانا مولوی محمد ظہور الحسین صاحب مجددی رامپوری اور مولوی محمد ارشد علی صاحب
مجددی رامپوری اور مولوی محمد امین صاحب رامپوری اور مولوی محمد معز الحسین صاحب مجددی
رامپوری اور مولوی ابو الفرح محمد عبد الحمید صاحب پانی پتی اور مولوی ابو زین العابدین قطب الدین
صاحب چشتی اور مولوی محمد یعقوب صاحب بلاسپوری اور مولوی اعتیاز احمد صاحب سہارنپوری
اور مولوی محمد عبد المجید صاحب لکھنوی فرنگی محلی اور مولوی محمد عبد القیوم صاحب انصاری فرنگی محلی
اور مولوی عبد الہادی صاحب انصاری فرنگی محلی اور مولوی محمد عنایت اللہ صاحب لکھنوی اور مولوی
سید محمد عبد الرحمن صاحب قادری بریلوی اور مولوی محمد عبد المصطفی ظفر الدین صاحب بریلوی

اور مولوی حشمت علی صاحب بریلوی اور مولوی عبد النبی نواب مرزا القادری بریلوی اور جناب مولوی سید محمد فاخر صاحب الہ آبادی اور مولوی محمد کافی صاحب الہ آبادی اور جناب مولوی محمد عنایت اللہ صاحب علی گڑھی ابن جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب علی گڑھی اور مولوی حاجی حکیم محمد عبد القادر خان صاحب شاہجہانپوری اور مولوی خلیل اللہ خان شاہجہانپوری اور جناب مولوی محمد کرامت اللہ صاحب دہلوی اور مولوی عبد اللہ صاحب حیدر آبادی اور مولوی محمد عبد الکریم صاحب ولائتی مدرس مدرسۂ نظامیہ حیدر آباد اور مولوی ابو الفلاح محمد غوث حسین صاحب چشتی الشیطاری حیدر آبادی اور مولوی محمد یعقوب صاحب مدرس مدرسہ نظامیہ حیدر آباد شاگرد مولوی محمود حسن صاحب مدرس مدرسۂ دیوبند اور مولوی محمد سلیمان صاحب رسول پوری اور مولوی محمد سلیمان صاحب کانپوری اور مولوی محمد مشتاق احمد صاحب کانپوری مہاجر مکۂ معظمہ اور جناب مولوی شاہ احمد حسن صاحب خلیفہ حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہاجر مکۂ معظمہ اور مولوی محمد عبد اللہ صاحب اورنگ آبادی اور جناب مولوی احمد اشرف صاحب کچھوچھوی اور مولوی حبیب الرحمن صاحب اور جناب مولوی وصی احمد صاحب پلی بھیتوی اور مولوی اسمعیل صاحب تلہری اور مولوی عبد الغنی صاحب خراسانی اور مولوی محمد عمر صاحب ولائتی اور مولوی امید علی خان صاحب اور مولوی سلیمان صاحب پنجابی فی الحال واقع شاہجہانپور اور نیز تحقیق التحقیقات میں ہو تقویۃ الایمان لوگونکی نظر و نکے سے گذری اسوقت تمام علما و صلحا نے انپر ملامت کی اور سب سے پیشتر حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کے خاص شاگردوں اور عزیزوں نے اُسکے رد و تقریر و تحریر سے رد اور تشنیع کی اُن سے جواب کا سر انجام نہ ہو سکا مولوی رشید الدین خان صاحب کہ حضرت مولانا صاحب کے شاگردوں میں سر دفتر تھے اور مولوی فضل حق صاحب کہ یگانۂ عصر ہیں اور مولوی مخصوص اللہ صاحب اور مولوی محمد موسی صاحب صاحبزادے مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کے اور آخون محمد شریف صاحب اور مولوی عبد اللہ صاحب اور مولوی محمد حیات صاحب اور مولوی محمد صاحب وغیرہم تمام اہل علم تلامذہ حضرت مولانا صاحبان وغیرہ متفق ہوئے اُنکی رد و ابطال پر اور شنگل کے دن اُنتیسوین

ربیع الثانی سنہ ۱۲۴۰ھ ہجری کو جامع مسجد مین اکثر اہل علم بزرگون سے مجمع خاص و عام مین مولوی اسمعیل صاحب اور مولوی عبد الحی صاحب سے گفتگو کی مولوی اسمعیل صاحب تو غصہ سے مغلوب ہو کر کلام نہ کر سکے اور چلے گئے مولوی عبد الحی صاحب نے کچھ کلام کیا سو ملتا ہوا جھوٹ سے مخالف اپنے نئے طریقہ کے مثالکھ دیا کہ بوسہ دہندہ قبر مشرک نیست اور رسوم کی فاتحہ مین اقرار کیا کہ اگر ثواب اس دین مین زائد نہین جانتا اور برعایت مصلحت کرتا ہی تو ممنوع نہین تفصیل اس حال کی نقل محفل مین کہ نہایت مشہور ہی موجود ہی اور نیز اسی کتاب مین ہی کہ جناب مولوی مخصوص اللہ صاحب خلف الصدق مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کی خدمت مین ایک عریضہ لکھا گیا کہ تقویۃ الایمان مشہور ہونے کے وقت سے لوگون مین بڑی نزاع ہی مخالفین کہتے ہین کہ وہ کتاب خلاف ہی تمام سلف صالح اور سواد اعظم کی اور مخالف مصنف کے خاندان کے اس کتاب کی رو سے انکے استادون سے لیکر یہانتک کوئی کفر و شرک سے نہین بچتا اور انکے موافق لوگ کہتے ہین کہ وہ کتاب موافق سلف صالح اور اون کے خاندان کے ہی چونکہ اس بات کو جیسا آپ جانتے ہونگے غالب کہ دوسرا نہ جانتا ہو اہل البیت ادری بما فی البیت اس خیال سے چند باتین معروض ہین امید کہ جواب باصواب مرحمت ہو پہلا سوال تقویۃ الایمان آپ کے خاندان کے موافق ہی یا مخالف دوسرا سوال لوگ کہتے ہین کہ اس مین انبیا و اولیا کے ساتھ بے ادبی کی ہی اسکا کیا حال ہی تیسرا سوال شرعًا اسکے مصنف کا کیا حکم ہی چوتھا سوال لوگ کہتے ہین کہ عرب مین جو وہابی پیدا ہوا تھا اور اسنے نیا مذہب بنایا علماء عرب نے اسکی تکفیر کی تقویۃ الایمان اسکے مطابق ہی اسکا کیا حال ہی پانچوان سوال وہ کتاب التوحید جب ہندوستان مین آئی آپ حضرت عم بزرگوار اور حضرت والد ماجد نے اسے دیکھ کر کیا فرمایا تھا چھٹا سوال مشہور ہی کہ جب اس مذہب کی نئی شہرت ہوئی تو آپ جامع مسجد مین تشریف لے گئے اور مولوی رشید الدین صاحب وغیرہ تمام اہل علم آپکے ساتھ تھے اور مجمع خاص و عام مین مولوی اسمعیل اور مولوی عبد الحی صاحب کو ساکت و عاجز کیا اسکا کیا حال ہی ساتوان سوال اس وقت آپ کے خاندان کے شاگرد انکے طور پر تھے یا آپکے موافق امید کہ جواب ان سب مراتب کا صاف صاف

رحمت ہو کہ سبب ہدایت نا واقفون کا ہوا اُسکے جواب مین عنایت نامہ مولوی محمد وصی اللہ
صاحب کا اس مضمون سے آیا پہلی بات کا جواب یہ ہی کہ تقویۃ الایمان کہ مین نے اُسکا
نام تقویۃ الایمان ساتھ فا کے رکھا ہی اور اُسکی رد مین رسالہ جو مین نے لکھا ہی اُسکا نام
معید الایمان رکھا ہی اسمٰعیل کا رسالہ موافق ہمارے خاندان کے کیا بلکہ انبیا اور رسولونکی توحید
کے خلاف ہی کیونکہ پیغمبر سبب توحید کے سکھلانے کو اور اپنی راہ پر چلانے کو بھیجے گئے تھے اُسکے
رسالہ مین اُس توحید کا اور پیغمبرون کی سنت کا پتہ بھی نہین ہی اُس مین شرک و بدعت کے افراد
گن کر جو لوگون کو سکھلاتا ہی کسی رسول نے اور اُنکے خلیفہ نے کسی کام کا نام لیکر مشرک یا
بدعت لکھا ہو اگر کہین لکھا ہو تو اُنکے پیرون سے کہو کہ ہم کو بھی دکھاؤ دوسرے سوال
کا جواب یہ ہی کہ شرک کے معنی ایسے کہتے ہین کہ اُسکی رو سے فرشتے اور رسول خدا کے شریک
بنتے ہین اور خدا شرک کا حکم دینے والا ٹھہرتا ہی اور شریک کہ شرک سے راضی ہو وہ مبغوض
خدا کا ہوتا ہی محبوب کو مبغوض بنانا اور کہوانا ادب ہی یا بے ادبی ہی اور بدعت کے معنی وہ
بتلائے اور پھیلائے ہین کہ اصفیا اولیا بدعتی ٹھہرتے ہین یہ ادب ہی یا بے ادبی تیسرے مطلب
کا جواب یہ ہی کہ پہلے دونون جوابون سے دیندار اور سمجھنے والے کو ابھی کھل جائیگا کہ جس رسالہ
سے اور اُسکے بنانے والے سے لوگون مین برائی اور بگاڑ پھیلے اور خلاف سب انبیاء اولیاء
کے ہو وہ گمراہ کرنے والا ہوگا یا ہدایت کرنے والا ہوگا میرے نزدیک اُسکا رسالہ عملنامہ برائی
اور بگاڑ کا ہی اور پھیلانے والا فتنہ کا اور مفسد اور غاوی اور مغوی ہی حق اور سچ یہ ہی کہ ہمارے
خاندان مین سے دو شخص ایسے پیدا ہوے کہ دونون کو امتیاز اور فرق نیتون اور حیثیتون اور
اعتقادون اور افرادون کا اور نسبتون اور اصنافون کا نہ رہا تھا اللہ تعالی کی بے پروائی سے
سب چھین گیا تھا مانند قول مشہور کے ع چون فرق مراتب نکنی زندیقی ایسے ہی ہو گئے
تھے چوتھی بات کا جواب یہ ہی کہ وہابی کا رسالہ متن تھا یہ شخص گویا اُسی کی شرح کرنے والا
ہوگیا پانچوین بات کا جواب یہ ہی کہ بڑے عم بزرگوار نے کہ وہ بینائی سے معذور
ہو گئے تھے اُسکو سنا یہ فرمایا کہ مین اگر بیماریون سے معذور نہ ہوتا تو تحفۂ اثنا عشریہ کا سا اُسکا
بھی رد لکھتا ہمارے والد ماجد نے اُسکو دیکھا نہ تھا بڑے حضرت کے فرمانے سے کھل گیا کہ جیسے

اُسکو گمراہ جان لیا تب اُسکا رد لکھنا فرمایا تھا **چھٹی بات** کا جواب یہ ہو کہ یہ بات تحقیق او رسچ ہو کہ ہین نے مشورہ کی راہ سے کہا تھا کہ تم نے سب سے جدا ہو کر نئی تحقیق دین کی ہو وہ لکھو کچھ ظاہر نہ کیا ہماری طرف سے جو سوال جواب ہوے تھے اُسکے جواب ہین ہان جی ہان جی کرکے مسجد سے چلے گئے **ساتوین بات** کا جواب یہ ہو کہ اُس مجلس تک سب ہمارے طور پر تھے پھر اونکا جھوٹ سنکر کچھ آدمی آہستہ آہستہ پھرنے لگے اور ہمارے والد کے شاگردون اور مریدون مین سے بہت نیچے رہے شاید کوئی نادر پھرا ہو تو مجھے اُسکی خبر نہین فقط تمام ہوا فوائد شاہیہ جناب مولوی مخصوص اللہ صاحب کا انتہی **پس** جبکہ واضح ہو گئی یہ بات کہ بڑے بڑے علماء کرام نے بلکہ مولوی اسمٰعیل صاحب کے وقت کے علماء نے بلکہ شاہ عبد العزیز صاحب رح کے اکثر شاگردون اور خاندان کے علاوہ نے مولوی اسمعیل صاحب کی کتاب کا رد لکھا اور خود شاہ عبد العزیز صاحب رح نے اُنکی کتاب کی مذمت فرمائی اور انھین مولوی اسمعیل صاحب کے عقائد باطلہ کے متبع اور پیرو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور مولوی خلیل احمد صاحب اور مولوی اشرف علی صاحب وغیرہ ہین لہذا انکا بھی مذہب باطل ٹھہرا تو اب ہم مولوی خلیل احمد صاحب کے اقوال کاذبہ کی قلعی کھولنے کی طرف متوجہ ہوتے ہین کہ جو رسالۂ مہند مین لکھے ہین وباللہ التوفیق **قولہ** دوسری بات یہ ہو کہ ہم دین کے بارے مین کبھی کوئی بات ایسی نہین کہتے جسپر کوئی دلیل نہو قرآن مجید کی یا سنت یا اجماع امت یا قول کسی امام کا الخ **اقول وبعون اللہ تعالی احول واجول** یہ آپ کی بات بالکل خلاف ہو ہم بہت سے عقائد آپ کے دیکھتے ہین کہ چارون ادلۂ مذکورہ سے مبرا اور خالی ہین بلکہ اُنکے خلاف چنانچہ مشتی نمونہ از خروارے چند عقائد عنقریب ہم لکھتے ہین **الغرض جاننا چاہیے** کہ مولوی خلیل احمد صاحب نے سراسر تلبیس اور تزویر سے کام اپنے رسالۂ مہند مین لیا چنانچہ ہندوستان مین تو عقائد اہل سنت والجماعت کے خلاف عقائد باطلہ سے کتابین مملو اور چھپی ہین اور علماء عرب کو اپنے اُن عقائد کو جو مروجۂ ہند ہین بدل کرکے اور تحریف کرکے موافق عقائد اہل سنت والجماعت کے کرکے دکھایا اور اُن عقائد باطلہ کو کہ جو مروجۂ ہند ہین کتمان کیا اور چھپایا اور اُس رسالہ کا نام **التصدیقات لدفع التلبیسات** معروف بہ مہند رکھا

الغرض جاننا چاہیے کہ مولوی خلیل احمد صاحب نے سراسر تلبیس اور تذویر سے کام
اپنے رسالہ مہند میں لیا چنانچہ ہندوستان میں تو عقائد اہل سنت والجماعت کے خلاف عقائد
باطلہ سے کتابیں مملو اور پر ہیں اور علماء عرب کو اپنے اُن عقائد کو جو مروجہ ہند ہیں بدل کر کے اور
تحریف کر کے موافق عقائد اہل سنت والجماعت کے کر کے دکھایا اور اُن عقائد باطلہ کو کہ جو مروجہ
ہند ہیں کتمان کیا اور چھپایا اور اُس رسالہ کا نام التصدیقات لدفع التلبیسات معروف بمہند
رکھا برعکس نہند نام زنگی کافور کا مصداق کیا تذویر اور تلبیس اور تحریف تو آپ نے کی
اُلٹا اہل حق پر تلبیس کا بہتان لگایا دیکھو اور غور فرماؤ اور انصاف کرو کہ یہ مولوی خلیل احمد
صاحب اور ان کے مشائخ مولوی اسماعیل صاحب اور مولوی رشید احمد صاحب اور ان کے
ہم عقیدہ مولوی اشرف علی صاحب اپنی کتابوں میں یہ لکھتے ہیں کہ الحاصل غور کرنا چاہیے
کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل
محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت
کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام
نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے انتہی اس عقیدۂ باطلہ کو کس آیت قرآن مجید
اور کس سنت یا اجماع یا قول امام سے ثابت کیا اور نیز مولود شریف کے باب میں
لکھتے ہیں کہ اگر کوئی حضرت عیسیٰ کے تولد کے بڑے دن کی محفل کرے تو مطعون ہو اور
مولود شریف کی محفلیں کرتے ہیں اور برا نہیں سمجھتے سبب یہ ہے کہ اس کا رواج
نہیں اس کی رسم پڑ گئی اور حقیقت میں دونوں ایک ہیں صفحہ ۱۹۶ تذکیر الاخوان
دیکھو تو ہزاروں علماء اور اولیاء اس فعل کو شرقاً غرباً کرتے چلے آتے ہیں یہ سب
نعوذ باللہ برا فعل کرتے چلے آئے ان حضرت نے بڑے دن کی خوشی کی محفل کو اور
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد شریف کو ایک ہی حکم میں لکھا
اور نیز مولوی رشید احمد صاحب فتاوے رشیدیہ کی جلد اول کے صفحہ ۹ میں لکھتے
ہیں عقد مجلس مولود اگرچہ اُس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام و تداعی اس میں
بھی موجود ہے لہذا اس زمانہ میں درست نہیں علی ہذا عرس کا جواب ہے انتہی اور

صفحہ ۱۲۹ سطر ۱۱ و صفحہ ۱۱

نیز فتاوی رشیدیہ کے حصہ دوم کے صفحہ ۱۰۱ مین لکھا انعقاد مجلس مولود ہر حال
ناجائز ہے۔ انتہی اس کی برائی اور عدم جواز کس ادلہ اربعہ سے ثابت کیا اور نیز عرس
بزرگان کو کہ جو جائز طور پر کرتے اور گیارھوین شریف حضرت غوث الثقلین شیخ محمد عبد القادر
جیلانی قدس سرہٗ کو اور الوداع جمعہ اور حلوا پکانا اور دور سے سفر کرکے قبروں پر جانا
عیدین کی نماز کے بعد دعا مانگنا اور شہادت حسنین کا ذکر جمع کرکے کرنا سوا اسکے
متابعت روافض کی بھی ہے اور تشبہ اُن کا حرام ہے۔ صفحہ ۲۹ فتاوی رشیدیہ
اور نیز فتاوی رشیدیہ کے حصہ دوم کے صفحہ ۱۱۱ مین لکھا ہے کہ فاتحہ کھانے شیرینی پر
پڑھنا بدعت ضلالت ہے ہرگز نہ کرنا چاہیے انتہی اور نیز اسقاط میت اور کفن پر
کلمہ وغیرہ لکھنا اس کی مخالفت تذکیر الاخوان کے صفحہ مین لکھی ہے اور نیز
تقویۃ الایمان کی صفحہ ۲۶ مین اصحاب کہف کی گوشت روٹی کو شرک لکھا ہے اور نیز
صفحہ ۹ مین کسی کے کنوئین کے پانی پینے کو تبرک سمجھکر شرک لکھا ہے اور نیز قبر پر
مجاور بن کے بیٹھنے کو گو کسی نبی کا ہو شرک ٹھرایا ہے غرضکہ اور بہت سے عقائد فاسدہ
ہیں کہ جن کی رو سے تمام علماء اور اولیاء اللہ مشرک اور بدعتی سے بچے معلوم نہین
ہوتے۔ آپ لوگون نے ان جملہ عقائد باطلہ کو کس قرآن کی آیت سے اور کس حدیث
سے اور کس اجماع امت سے اور کس قول امام سے ثابت کیا ہے صاف طور سے
بیان کرو ورنہ تم اور تمھارے تمام عقائد جھوٹے اور مفتری ہو ویسے تو یہ بات ان کی بظاہر بہت عمدہ
معلوم ہوتی ہے کہ دین کی بات بغیر سند ادلہ چار کے بیان ہی نہین کرتے اسی بنا پر
علماء عرب کو دھوکا دیدیا اور انھون نے دستخطین کر دین مین کہتا ہون کہ
علماء عرب کیا ایسے دھوکا دینے سے تو تمام علماء اہل سنت والجماعت کے اس پر
دستخط کر دین گے یہ تو صحیح ہے مگر دھوکا کتنا بڑا دیا ہے اگر ان کا کید اور تلبیس علماء
عرب پر ظاہر ہو جائے تب تو وہ نہایت مذمت سے پیش آئین اور بلا شک ان کے
عقائد خبیثہ پر تکفیر کے فتوے دین چنانچہ جناب مولوی احمد رضا خانصاحب
بریلوی دام ظلہم نے عقائد باطلہ ان کے علماء عرب کے پاس لکھکر بھیجے بہت سے

علمارعرب نے اُن پر فتوے تکفیر کے دیے نقل مواہیر اُن علماء کے اس مختصر میں
ضروری نہیں معلوم ہوتی اگر کوئی دیکھنا چاہے تو وہ فتاوے طبع ہوکر شایع ہوگیا
ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے قولہ تیسری بات یہ ہے کہ ہندوستان میں
وہابی کا استعمال اُس شخص کے لیے تھا جو ائمہ رضی اللہ عنہم کی تقلید چھوڑ بیٹھے پھر ایسی
وسعت ہوئی کہ یہ لفظ اُن پر بولا جانے لگا جو سنت محمدیہ پر عمل کریں اور بدعات سیئہ
ورسوم قبیحہ کو چھوڑ دیں یہاں تک ہوا کہ بمبئی اور اُس کے نواح میں مشہور رہے
کہ جو مولوی اولیار کی قبروں کو سجدہ اور طواف کرنے سے منع کرے وہ بھی وہابی
ہے گو کتنا ہی بڑا مسلمان کیوں نہو الخ اقول یہ قول جو مولف مفند نے لکھا ہے۔
یہ بعض جہلار کا ہے نہ علمار کا علماء جمہور تو بلکہ جملہ علمار اہل سنت والجماعت کے کہ جو
ان کے عقائد باطلہ سے واقف ہوگئے ہیں بُرا جانتے ہیں اور ان کو وہابی قرار دیتے
ہیں اور ان کے رد اور ابطال میں مصروف بلکہ ان کے مشائخ خود لکھتے ہیں کہ محمد
بن عبدالوہاب کے عقائد عمدہ ہیں اور اُن کے مقتدی اچھے ہیں مگر دیکھیے تو
کتنا بڑا دھوکا ہے۔ علمار عرب بیچارے اس احوال کو کیا جانیں اور ان کی تلبیس
سے کیا خبر جو ہند میں انھوں نے اپنی کتابوں میں عقائد باطلہ لکھکر شائع کیے ہیں
جنھوں کے سبب سے نہایت فتنہ اور فساد پڑگیا اور جو ہندوستان میں آگ پھیلائی
ہے اگر اُس سے علمار عرب واقف ہوں تو بلاشبہ وہ بھی اس فرقہ کو بہت ہی بُرا
کہیں اور ملامت سے پیش آئیں اور فی الواقع جن جن کو ان کے عقائد باطلہ
کی خبر ہوگئی پھر وہ ان کو بُرا سمجھنے لگے اور رد اور ابطال ان کے مذہب کا کیا
جو ان کے عقائد باطلہ سے واقف نہیں اُن کو موافق اہل سنت والجماعت کے اپنے
عقائد لکھکر مہریں کرائیں اور ہندوستان میں بیچارے جاہلوں کو یہ دکھاتے
ہیں کہ ہمارے عقائد پر تو علمار عرب نے بھی مہریں کردیں اور نیز ہمارے عقائد تو
موافق اہل سنت والجماعت کے ہیں ہمکو یہ بدعتی علمار وہابی کہتے ہیں یہ عناد سے
کہتے ہیں حاشا کلا ہمارے عقائد مثل وہابیہ کے نہیں یہ ہم پر اور ہمارے مشائخ پر

تہمت ہے دیکھو تو کیسی بڑی جرأت ہے ذرا بھی خداوند کریم کا خوف نہین سچ ہے
ومن یضلل اللہ فما لہ من ھاد الغرض آمدم بر سر مطلب اول تو علماء کرام نے
ان کے مشایخ کا غیر مقلد ہونا ثابت کیا ہے تو اس بنا پر موافق ان کی تحریر مسلمہ کے
یہ اور ان کے مشایخ غیر مقلد ٹھہر گئے چنانچہ جناب مولانا مولوی احمد حسن صاحب جو خلیفہ برحق
ہین حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکہ معظمہ کے اپنی کتاب افادات احمدیہ کے
صفحہ ۳ مین تحریر فرماتے ہین اس سوال کے جواب مین سوال غیر مقلد جو اپنے کو
اہل حدیث کہتے ہین کب ظاہر ہوئے جواب۔ نوے برس سے کچھ کم ہوا ۱۲۔۔ ہجری مین
بسبب ضعف سلطنت کے ایک شخص نے کہ نام اُس کا اسمٰعیل تھا ہندوستان کو
دار الحرب قرار دے کر تقلید کو شرک بتا کر مقلدون کو مشرک بنایا اور اس مذہب
غیر مقلدی کو رواج دیا انتہی اور نیز سیف الجبار کے صفحہ ۱۵ مین لکھا ہے کہ مولوی
اسماعیل کی فکر اور طبیعت مین مذہب سے بے قیدی کی رغبت پہلے سے تھی بزرگ
اُن کے اس سبب سے اُن سے ناراض بھی تھے شاہ عبد العزیز صاحب نے آخر عمر مین
اپنا تمام مملوکہ منقولہ اور غیر منقولہ کہ ہر جنس کثرت سے تھے حرم اور نواسون وغیرہ
کو ہبہ کر کر قابض کرا دیا مولوی اسماعیل کو کچھ نہ دیا جب شاہ صاحب نے انتقال
کیا کوئی بزرگون مین نہ رہا مولوی اسماعیل صاحب کھلی بندون کھیلے تین چشمہ فساد
کے دین مین اُن کی ذات سے جاری ہوئے ایک فتنہ ظاہریہ کا اور تقلید حرام
اور ائمہ مجتہدین و فقہاء و مقلدین فاسق بلکہ کافر یہ مفسدہ تھوڑا سا شاہجہان آباد
مین اور پورا نواح عظیم آباد وغیرہ پورب کے شہرون مین پھیلا اور مولوی اسماعیل
کی زبان درازیان اور بے ادبیان ائمہ فقہا کے ساتھ مشہور ہین دیکھو تنویر العینین
مین لکھا ہے ولیت شعری کیف یجوز تقلید شخص معین مع تمکن الرجوع الی الروایات
المنقولۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصریحۃ الدالۃ علی خلاف قول الامام المقلد
فان لم یترک قول امامہ ففیہ شائبۃ من الشرک انتہی پس اس بنا پر مولوی
اسماعیل اور اُن کے تبعین غیر مقلد ٹھہرے پس رسالہ کا لفظ موافق تحریر

مولوی خلیل احمد صاحب کے مولوی اسماعیل اور اُن کے تبعین پر صادق آیا اور نیز سیف الجبار کے صفحہ ۱۵۹ مین ہے خاتمہ نجدیہ کے مکائدمین جزئی مکائد نجدیہ بے شمار ہین مگر اصل کلی سب مکائدکے کہ وہی بنا ہے اس مذہب کے مغالطہ دہی اور فریب و تحریف لفظی و معنوی مین آیات و حدیث و روایات ہین مولوی اسماعیل نے آیات واحادیث نقل کرکے تحریف معنوی کو ایسا نجدی کے موافق برتا کہ کسی نے سارے بدمذہبون مین ایسا نہین کیا الخ انتہی اور نیز مولوی رشید احمد صاحب صفحہ فتاوی رشیدیہ کے حصہ اول مین لکھتے ہین کہ محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیون کو وہابی کہتے ہین اُن کے عقائد عمدہ تھے اور اُن کے مقتدی اچھے ہین پس اس وجہ سے مولوی اسماعیل اچھے ٹھہرے کہ محمد بن عبدالوہاب کی پیروی کی اور مولوی رشید احمد صاحب اس لیے اچھے ہوئے کہ انھون نے مولوی اسماعیل صاحب کی پیروی کی اور محمد بن عبدالوہاب کے عقائد کو عمدہ بتایا اور اُس کے مقتدیون کو اچھا لکھا اور مولوی خلیل احمد صاحب اس لیے اچھے ہوئے کہ مولوی رشید احمد صاحب کی پیروی و اتباع کی اور پھر تو ان صاحبون کی پیروی کرے وہ اچھے ہین اور ان کے علاوہ سب کے سب نعوذ باللہ مشرک اور بدعتی ٹھہرے یہ تو سب کچھ ہوا مگر جاہلون کی راہ ماردی اُن کو گمراہ کردیا دیکھو انھون نے کیسا مغالطہ دیا اور کہان کی بات کہان اڑائی کلام تو فی الواقع علماء مین ہے کہ صدہا علماء تمھارے عقائد والون کو وہابی کہتے ہین نہ بعض جہلا کے کلام مین جہلا سے کیا واسطہ۔ اُن کا بیان ذکر کیا جو لکھدیا کہ بمبئی اور اُس کے نواح مین مشہور ہے کہ جو مولوی اولیاء کی قبرون کو سجدہ اور طواف کرنے سے منع کرے وہ وہابی ہے بلکہ جو سود کی حرمت ظاہر کرے وہ وہابی ہے اور جو سنت محمدیہ پر عمل کرین اور بدعات سیئہ ورسوم قبیحہ کو چھوڑدین وہ وہابی ہے واہ صاحب کیا اچھی دینداری برتی اور کیا خوب سچ بولا یہ تو بعض جہلا کا قول ہے نہ علماء کا بلکہ صدہا علماء تمہارے ہم عقائد والون کو وہابی کہتے ہین بلکہ خود تمہارے شیخ اور استاد مولوی رشید احمد صاحب نے اپنے آپ کو وہابی تسلیم کیا ہے چنانچہ صفحہ فتاوی رشیدیہ حصہ اول

مین صرح مذکور ہے اور ادنی طالب علم بھی جانتا ہو کہ جو نصاری کے عقائد کو یا نجد
کے عقیدہ کو عمدہ بتاوے وہ اوسی طریقہ مین داخل ہے جیسے کہ اہل سنت کی کتابون
مین ثابت ہے پھر کیون اپنی بلا دوسرون پر ڈالی جاتی ہو اور وہابی کہنے سے چڑتے
ہو یہ اسلئے چڑنا ہے کہ خاص و عام لوگ اہل سنت و الجماعت کے وہابیون کے
عقائد کو برا سمجھتے ہین تو اگر اپنے آپ کو ہر بشر کے سامنے وہابی تسلیم کیا جاوےگا تو لوگ
متنفر ہونگے اور انکے دام مین کوئی نہ پھنسیگا اسلئے یہ چالاکی انکے کام کر گئی اور بہت
سے نادان جاہل بے سمجھ انکے دھوکے مین آن کر انکی ہم عقیدہ ہوتے چلے جاتے ہین
اگر علم اور فہم والا ہو تو فورًا دریافت کرے کہ جب صدہا علما و امرا انکے مذہب اور
عقائد کا رد کرین اور باطل اور فاسد قرار دین اور ان کو متبع محمد بن عبد الوہاب
نجدی ٹھہرائین اور خود بھی اقرار کرین کہ محمد بن عبد الوہاب کے عقائد عمدہ ہین
اور ان کے مقتدی اچھے ہین تو ہرگز ان کے دام حام مین نہ آوے افسوس تو
ہے کہ جہالت اور بےادبی اولیاء کی بڑھتی جاتی ہے اسلئے وہ انکے دھوکے مین
آتے چلے ہین اور اتنی بات نہین جانتے کہ ایک دو عالم مخالفت پر ان کے
ہوتے تو قول ان کا نفسانیۃ اور تعصب پر محمول کیا جاتا اور جب کہ صدہا علما اور امرا کے
کہ جن کے اسماء گرامی اول لکھدیے اور بہت سے نام علما کے نہین بھی لکھے
کہان تک اس مختصر مین لکھے جائین تو اب یہ بات کہ نفسانیۃ اور تعصب کی راہ
سے یہ علما ان کو بدنام کرتے ہین اور تہمت بیجا دھرتے ہین عند المنصف
مندفع ہوگئی اور نیز موافق اس حدیث شریف کے اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ
شذ فی النار اور اگر یہ کہا جاوے کہ ان علما و امرا کا فرضی نام لکھدیا گیا ہو تو جواب یہ ہے
کہ میرے پاس انکے فتاوے اور کتابین اور رسائل اور مواہیر مطبوعہ موجود ہین جسکا
جی چاہے وہ دیکھ لے بلکہ مین قسم مؤکد کھاکر کہتا ہون کہ یہ نام علما مذکورین کے
فرضی نہین لکھے بلکہ کتب اور فتاوی مطبوعہ مین سے کہ جو دہلی مین اس فرقہ وہابیہ
ہندیہ کے لکھے گئے ہین اوسنے نقل کئے ہین جبکہ بہت سے علما سے ثابت ہو کہ تمہارے

اور تمہارے مشایخون کے عقائد باطلہ اور فاسد ٹھہرے اور تم لوگ وہابی ٹھہرے
تو پھر یہ لکھنا کہ سو اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے تو یہ مطلب نہین کہ
اسکا عقیدہ فاسد ہے بلکہ یہ مقصود ہوتا ہو کہ وہ سنی حنفی ہے سنت پر عمل کرتا ہے
اور بدعت سے بچتا ہو اور معصیت کے ارتکاب سے ڈرتا ہے کب صحیح ہو سکتا بلکہ
یہ تو کھلا ہوا فریب اور حیل سازی ہے کہ خود تو تمہارے مشایخ وہابیون کی
عقائد کو عمدہ بتا کر وہابیون مین داخل ہون اور صدہا علما و باللہ نے بھی ان عقائد
فاسدہ وہابیہ کی وجہ سے تمکو زمرہ وہابیہ مین ٹھہرایا اور تمہاری تکفیر پر
فتوی دئے اور تمہارے مذہب باطلہ کا ابطال مین صدہا رسالہ اور کتابین لکھین
اور تم نے علماء عرب کو دھوکا یہ دیا کہ اگر کوئی ہندی کسی کو وہابی کہتا ہو تو یہ مطلب
نہین کہ اسکا عقیدہ فاسد ہو بلکہ یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے دیکھو تو
اس شخص نے کیسا بڑا فریب گانٹھا اور کیسا جھوٹ کھلم کھلا بولا جو کوئی مسلمان انکے
فریب اور حقیقت حال سے واقف نہ ہو وہ ان کو سنی حنفی پرہیزگار جانے گا
علماء عرب بیچارون کی کیا خطا اور قصور اور در حقیقت پرہیزگاری تو ان کے
عند النصف اسی قول مذکور سے نکل گئی کہ یہ لوگ بڑے سچے ہین آفرین ہو تمہارے
اس جھوٹ اور فریب پر اور صد آفرین مگر یہ جان لو کہ تمہارا جھوٹ اور فریب دنیا تک
ہو اگر توبہ بر ملا اور علانیہ نکی اور عقائد باطلہ سے باز نہ آئے اور اولیاء اللہ اور علماء باللہ
کو مشرک اور بدعتی بتانے سے اعراض اور توبہ نہ کی تو سخت عذاب مین گرفتار ہوگے
قولہ اور چونکہ ہمارے مشایخ رضی اللہ عنہم احیائے سنت مین سعی کرتے اور بدعت کی آگ
بجھانے مین مستعد رہے تھے اسلئے شیطانی لشکر کو ان پر غصہ آیا اور اونکے کلام مین
تحریف کر ڈالی اُن پر بہتان باندھے طرح طرح کے افترا کئے اور خطاب وہابیت کیساتھ
متہم کیا گر حاشا کہ وہ ایسے ہون انتہی **اقول** دیکھئے تو یہ شخص کیسا دروغ کو فروغ دے رہا
ہو اور بڑے بڑے علماء اور اتقیاء کو کس جرأت اور بیباکی کے ساتھ بلا قصور
ان کو شیطانی لشکر بنا رہا ہو اور انکی طرف تحریف اور بہتان اور افترا کی نسبت

کر رہا ہے نہ معلوم اس شخص کا ان اولیاؤں کی توہین کی وجہ سے اور نیز سب اور شتم
اور بد زبانی کے باعث سے عقبیٰ میں کیا حال ہوگا اجی اولیاء اللہ کی توہین کے
علاوہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین میں بھی باک اور خوف نہیں کرتے
چنانچہ جن علما باللہ اور اتقیا کو یہ شیطانی لشکر بنا رہا ہے اور انکی طرف نسبت
تحریف اور بہتان اور افترا کی کر رہا ہے بعض اون میں کے ذکر کئے جاتے ہیں کہ یہ حضرات
اکثر ان میں کے علما زاہد اور اولیاء اللہ تھے اور مولوی اسمٰعیل صاحب کے ہمعصر جناب
مولوی مخصوص اللہ صاحب کہ جو بڑے بزرگ اور حضرت شاہ رفیع الدین صاحب کے صاحبزادے
اور حضرت شاہ عبد العزیز صاحب کے بھتیجے اور نیز مولوی محمد موسیٰ صاحب صاحبزادے
حضرت شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی کے تھے مولوی اسمٰعیل صاحب کے عقائد فاسدہ
کا رد لکھا اور نیز مولوی رشید الدین صاحب دہلوی اور نیز مولوی صدر الدین صاحب
نے جو بڑے عالم تھے اور شاہ عبد العزیز صاحب کے شاگرد تھے مولوی اسمٰعیل صاحب کے
عقائد باطلہ کا رد لکھا نام اوسکا منتہی المقال ہے مولوی محمد یوسف صاحب
فرنگی محلی نے انکے عقائد فاسدہ کا رد لکھا مولوی حیدر علی صاحب ابن مولوی
محمد مبین صاحب فرنگی محلی نے انکے عقائد کا رد لکھا شاہ مولوی احمد سعید صاحب
دہلوی جو خلیفہ اکبر حضرت شاہ غلام علی صاحب کے تھے اور شاگرد رشید شاہ
عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تھے اور غوث وقت تھے صدہا اولیاء ان سے ہوئے
انھوں نے ان کا رد لکھا نام اُسکا حق المبین ہے طبع ہوگئی ہے اور نیز مولوی
محمد حیات صاحب اور مولوی رحمۃ اللہ صاحب اور مولوی حاجی قاسم صاحب وغیرہ
کہ انمین بہت سے علما حضرت شاہ عبد العزیز صاحب کے شاگرد اور قرابت دار ہیں
انکے عقائد کی رد لکھی اور نیز جناب مولوی فضل رسول صاحب بدایونی نے بہت اچھی طرح سے
رد لکھی نام اوس کتاب کا تصحیح مسائل ہے اور نیز حضرت شاہ محمد عبد الحق صاحب دہلوی بھی
ان کے عقائد فاسدہ کے مخالف ہیں چنانچہ عرس اور محفل میلاد شریف کو ساتھ اہتمام
اور تقسیم اطعمہ وغیرہ کے ساتھ مستحسن لکھتے ہیں اور یہ لوگ بدعت سیئہ

جا تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰ و ۱۱ و تذکیر الاخوان صفحہ ۱۱۱

اور ناجائز لکھتے ہین اور نیز حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی مجدد الف ثانی قدس سرہ
بھی انکی عقائد فاسدہ کے خلاف تحریر فرماتے ہین چنانچہ عرس کا جواز اور اوس مین شرکت اونکی
بھی ثابت ہے اور نیز نبی کی مراقبہ اور سفر کرنا طرف اولیا کے مزارات کے وغیرہ ان سے بھی ثابت
ہے اور یہ لوگ ان باتون کو بدعت سیئہ اور حرام لکھتے ہین اور نیز حضرت شاہ عبد العزیز صاحب
بھی انکے خلاف عقائد فاسدہ کے عمل فرماتے تھے چنانچہ محفل میلاد شریف اور عرس بزرگان
کرتے تھے اور نیز حضرت شاہ رفیع الدین صاحب سے اور نیز انکے وقت کے علما اور
اتقیا نے بھی انکے عقائد فاسدہ کے رد لکھی چنانچہ پیر و مرشد مولوی رشید احمد صاحب
حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نے بھی خلاف انکے رد لکھا ہفت مسئلہ دیکھو اور جناب
مرشدنا و استاذنا امام العلما والاولیا حضرت مولانا مولوی محمد ارشاد حسین
صاحب رامپوری کہ جو خلیفہ اکبر حضرت شاہ احمد سعید صاحب موصوف کے تھے ان کی
عقائد کے مخالف تھے اور کئی ان کتابون پر اور فتوون پر جو وہابیہ کی رد مین لکھی گئین
مہرین ثبت ہین موجود ہین اور مولوی شاہ محمد سلامت اللہ صاحب رامپوری نے بھی انکی
مذہب کی بہت سے رد لکھی منجملہ ان مین سے عمدۃ الفاتحہ فی جواز العرس والفاتحہ
ہے اور مولوی نذیر احمد خان صاحب نے ان کی مذہب کا خوب طور سے رد اور
ابطال فرمایا نام اوسکا بوارق لامعہ ہے براہین قاطعہ کا رد بے مثل لکھا کہ آجتک
فرقہ وہابیہ سے اوسکا رد نہو سکا اور نہو سکے اور نیز جناب مولوی احمد رضا خان صاحب
بریلوی نے ان کے مذہب کی رد لکھی اور مولوی عبد السمیع صاحب نے انکا رد لکھا نام اوسکا
انوار ساطعہ ہے مولوی محمد کرامت اللہ صاحب دہلوی نے انکا رد لکھا اور شاہ ابو الخیر
صاحب مجددی دہلوی نے جو عقائد باطلہ مولوی رشید احمد صاحب کے سنے تو بیت
سامنے مولوی رشید احمد صاحب کی تکفیر کی اور ملعون کہا اور جناب مولوی محمد حسن
صاحب خلیفہ حاجی امداد اللہ صاحب نے انکا رد لکھا نام اوسکا افادات احمدیہ ہے
طبع بھی ہو چکا اور نیز جناب مولوی محمد عبد القادر صاحب بدایونی اور مولانا
مولوی عبید اللہ صاحب بدایونی اور مولانا سکندر علی خان صاحب خالصپوری

اور مولوی محمد عبد الغفور صاحب ساکن تجبور هندوہ اور مولوی احمد حسین صاحب حیدرآبادی اور مولوی نور الدین صاحب مدراسی مولوی نصیر الاسلام صاحب سلہٹی اور مولوی محمد مرید محی الدین نو شیر ہوی اور مولوی وکیل احمد صاحب سکندرپوری اور جناب مولوی عبد الرزاق صاحب فرنگی محلی اور مولوی محمد نعیم صاحب فرنگی محلی اور مولوی عبد الغفار صاحب لکھنوی اور مولوی محمد علی صاحب کانپوری اور جناب مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مرادآبادی اور مولوی شاہ اکبر صاحب کاکوروی اور مولوی محمد گل صاحب خالصپوری وغیرہم نے انکی رد لکھی تھیں یہ حضرات علماء اور اتقیا مذکورہ ہین کہ مولف مفند نے انکو شیطانی لشکر مفتری کذاب دجال محرف اور مدلس لکھا ہی اور علاوہ انکے اور بھی صدہا علماء باللہ ہے کہ اس رسالہ مین اونکی اسامی گرامی کے اندراج کی گنجایش نہین انکے عقائد باطلہ کا رد فرمایا اور انکے عقائد باطلہ وہابیہ کے عقائد قرار دیے اور خود مولف رسالہ ھذا کے مشائخ نے بھی محمد بن عبد الوہاب نجدی کے عقائد کی تعریف کی اور اسکے مقتدیونکو اچھا کہا اور نیز مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے بھی اوسکے عقائد کی تعریف بیان کی چنانچہ سیف الجبار کی تمہید مین لکھا ہی کہ ہندوستان کے وہابی یعنی اسماعیلیہ جو اپنی وہابیت کی برائی کے چھپانے کے واسطے وہابیہ نجدیہ کی تعریفین زبانی کرتی ہین اور رسالون مین لکھتے ہین اور دعوی کرتے ہین کہ وہ بہت اچھے لوگ اور دیندار تھے اور اہلسنت وجماعت سے کچھ مخالفت نہ تھی اور انہون نے ظلم نہین کیا اور اوس ملک کے لوگ اونکو برا نہین جانتے تھے یہ سب باتین وہابیہ اسماعیلیہ کی کذب اور افترائی ہین انتہی اور نیز تحقیق الحقیقۃ مین ہی کہ وہابیہ مذہب کا ایک رسالہ ہندوستان مین آگیا تھا تقویۃ الایمان گویا اوسکی شرح ہی اور اسکے بموجب مولوی اسماعیل کے اوستادون سے لیکر صحابہ تک کوئی شرک وکفر سے نہین بچا اور سب کافر اور مشرک ہوئی جاتی ہین انتہی صفحہ ۲ اور نیز اتفاق الحق مولفہ علامہ سید عبد الدین ہی الحق ان ہذہ الفرقۃ المحادثۃ الاسماعیلیۃ یعنی فرقۃ منسوبۃ الی مولوی اسماعیل خلیفہ سید احمد قد الحقت فی ہذہ البلاد بدہ ضلالۃ عند اکثر الناس ظاہرۃ کے الاکتاف والاقطار انتہی ملخصا صفحہ والمتانید اعجب من ہذہ الفرقۃ الضالۃ ان الآیات الدالۃ

فی شان الکفار یحملون علی المسلمین ویفسدون فی الدین لاظہار تزکیتہم فی شانہم وہم یمکرون عند الموافقۃ
بہم والانکار عنہ بہم کالتقیۃ عند الشیعۃ ولکنہم یقولون ہذا بہتان عظیم وقد ثبت بالاشتہار والتصانیف کما
فی تقویۃ الایمان وغیرہ بل فی الحقیقۃ تفویۃ الایمان انتہی دیکھو کذب وافترا اور بہتان تو انکی مشائخ
سے چلا آیا ہے اور یہ خود مفتری ہیں پھر یہ اولیا اہلسنت والجماعت کی غربا علما اور اولیا کو مفتری
اور نفس شیطانی اور کاذب اور دجال قرار دیتے ہیں کیسا فریب اور بے دینی اور ظلم ہے کبرت
کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا قولہ یہ مبتدعین جو اختراع بدعات میں منہمک
و شہوات کی جانب مائل ہیں اور جنہوں نے خواہش نفس کو اپنا معبود بنایا اوکا پیچھا آنکھ پر لاکھ
سکے غوطے میں ڈالا پھر جنہوں نے بہتان باندھے اور ہماری جانب گمراہی کی نسبت کرتے ہیں
ہیں انتہی **اقول** نعوذ باللہ من ہذا الکذب الصریح والافترا جس شخص کو ذرا بھی خدا اور رسول کریم کا
خوف نہیں ہے کہ اسنے کثیر علما اور اولیاء اللہ کو مبتدع اور مفتری اور مشرک بنا دیا انکا تو
پھر کیا حال ہوگا تو یہ تجانا کہ اپنی بریت اور دعوے کر کے اور فریب اور دھوکا دہی سے علماء عرب
سے بکرلونگا مگر اللہ تعالی عزوجل سے کیسے جان بچاویگا اور ایسے بڑے بڑے صدہا علما اور
اولیاؤنکو مشرک اور مفتری بنا کر اپنا کہاں ٹھکانا کرویگا جو کہ من یضلل اللہ فلا ہادی لہ خود تو
خواہش نفسانی کو معبود بنا رکھا ہے کہ اپنے جی سے مسائل اختراع کر کے شائع کئے اور جب علماء
اللہ نے اونکی رد کیئے تو انکو مشرک اور بدعتی ٹھہراتے ہیں بھلا بتائیں تو اصحاب کہف کے
گوشت روٹی پر فاتحہ دلانا کس آیت یا حدیث یا قول امام یا اجماع امت سے ثابت ہے اور شرک ہے
اور کیا یہ بہتان ہے آیا تمہارے مشائخون نے نہیں لکھا تھا کہ نئے مراقبے کرنا کہاں حرام ہے
اسکو ثابت تو کرو کیا تمہارے مشائخون نے ناجائز نہیں لکھا کیا یہ بہتان ہے اور کیا حضرت
امام مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے نئے نئے مراقبے نکالے ہیں یہ بدعتی اور مشرک ہیں حضرت خواجہ بہاء الدین
نقشبند رضی اللہ عنہ نے نئے نئے مراقبے نکالے ہیں یہ مرتکب حرام کے ہوئے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب
محدث دہلوی نے نئے نئے مراقبے کرنے کو لکھا ہے کیا یہ مشرک بدعتی مرتکب
حرام کے ہیں کیا محفل مولود شریف جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرنا ایسا ہے جیسا
بڑے دن کی محفل کے مثل بری ہے یا خلاف شرع اسمیں کوئی بات نہو جبکہ عالم اللہ کو معلوم

ہوتا ہے انتہی تو یہ سب علماء اور عرفا نعوذ باللہ مشرک ہوئے اب مولف مہند یہ ثابت کرے کہ جو مولوی
اسماعیل صاحب نے یہ لکھا ہو کہ کسی قبر پر دور سے قصد کرنا اور اُن سے کچھ دین و دنیا کے فائدے
کی توقع رکھنا یہ سب شرک کی باتیں ہیں انکو کس آیت اور کس حدیث سے اور کس اجماع امت اور قول
امام سے اسکا شرک ثابت کیا ہو یا تم جملہ وہابی ملکر اسکا شرک ثابت کرو ایسے مہملات باتیں اپنی طرف
سے لکھکر لوگون کی گمراہ کرنیکے لیے شایع کرتے ہین اور کوئی عالم قلعی کھولدیتا ہو یا انکی زور اور مصنوعی
باتون کو رد کر دیتا ہو تو کہتے ہین یہ بھی تو شیطانی حرکت کرتے ہین بہتان رکھتے ہین افترا کرتے ہین
پس غور کرنیکی بات ہو کہ مولف مہند لکھتے ہین کہ ہمارے مشائخ شاہ عبد العزیز صاحب کے موافق
عقیدہ رکھتے ہین یہ بالکل غلط اور کذب ہوا یا نہین کیونکہ اولاً یہی معلوم ہوچکا کہ شاہ عبد العزیز
صاحب عرس اور محفل مولود شریف سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مستحسن جانتے تھے اور نیز قبر سے
فائدہ لینے کو درست لکھتے ہین بخلاف مہند کے مشائخ کی کہ یہ عرس کو بدعت سیئہ لکھتے ہین اور نیز
محفل میلاد شریف کو نصاری کے نوروز اور کنہیا کے سانگ سے تشبیہ دیتے ہین اور ادھر اونکو قبر کی نزدیک
اور سفر دور سے کرنے کو کسی بزرگ کی قبر پر اور اوسے فائدہ لینے کو بخیر ا م اور شرک
لکھتے ہین وتسالی ہنیمسا او غیر سے عقائد ہین شاہ عبد العزیز صاحب اور شاہ محمد اسحق
صاحب محدث دہلوی کے اور موحد علماء کے ان مشائخ کے عقائد مین مخالفت ہو پس یہ مولف
مہند کا لکھنا کہ ہمارا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور اونکے سینون اور قبرون سے باطنی
فیوض پہونچنا سو بیشک صحیح ہو انتہی بالکل مخالف ہوا انکے مشائخ کے عقائد سے انکے مشائخ نے
تو اور کچھ لکھا ہو اور مولف مہند اور کچھ لکھکر علماء عرب کو دکھاتے ہین یہ دھوکا نہین تو کیا ہو ذرا
بھی فہم اور ایمان رکھتا ہو وہ بیشک جان لیگا کہ یہ دھوکا صریح ہو قولہ اسکے بعد مین کہتا ہون کہ
عبد الوہاب اور اسکا تابع کوئی بھی ہمارے سلسلہ مشائخ مین نہین ہو الخ اقول گو عبد الوہاب
کے سلسلہ مین انکے مشائخ نہ ہون لیکن مولف مہند کے مشائخ نے محمد بن عبد الوہاب کے عقائد کے
سلسلہ کو جاری رکھا اور اسکو عقائد کو عمدہ بتایا اور اسکے مقتدیونکو اچھا ضرور کہا اور اونکی تعریف
کی جیسا کہ اول ہم اسکو تفصیلاً لکھ چکے ہین اور یہ انکا لکھنا کہ ہم تو ان ہنتکو بھی جو اہل قبلہ
ہین جبتک دین کی کسی ضروری حکم کا انکار نہ کرین کافر نہین کہتے الخ بالکل غلط ہے تم نے

مؤلف

تمہارے مشایخون نے مثل مولوی اسماعیل صاحب وغیرہ کی تقویۃ الایمان وغیرہ مین تمام
مسلمانونکو مشرک اور کافر اور بدعتی ٹھیرایا ہے جیساکہ ہمنے جابجا اسکی تصریح کردی قولہ ہم مین اور
ہمارے بزرگون مین سے کسیکا بھی یہ عقیدہ نہین اور ہمارے خیال مین کوئی ضعیف الایمان بھی ایسے
خرافات زبان سے نہین نکال سکتا الخ اقول مولوی اسماعیل صاحب نے تقویۃ الایمان کی صفحہ ۵۸
مین ضرور لکھا ہو کہ انسان آپسمین سب بھائی ہین جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے اسکی بڑے
بھائی کیسی تعظیم کیجئے اور مالک سبکا اللہ ہے بندگی اسکو چاہئیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیا
وانبیا وامام زادہ اور پیر وشہید یعنی جتنے اللہ کی مقرب بندے ہین وہ سب انسان ہین اور بندے
عاجز اور ہمارے بھائی مگر انکو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے انتہی تو اس
عبارت مین مولوی اسماعیل صاحب نے علی العموم انبیا کرام کو اپنا بڑا بھائی قرار دیا کوئی خصوصیت
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین وہ بھی اس مین شامل ہین اسوجہ سے علماء کرام
نے مولوی اسماعیل صاحب پر اس کلمہ لکھنے سے طعن وتشنیع کی پھر یہ لکھنا مولف مفند کا کہ
اگر کوئی ایسی واہیات خرافات کا ہمپر یا ہمارے بزرگون پر بہتان باندھے وہ بے اصل ہے
بالکل جھوٹ اور غلط ہے اور درحقیقت مولوی اسماعیل صاحب بہت بے ادبی کا کلمہ لکھ گئے
اگرچہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے وَاکرِموا اَخاکُم لیکن اسمین ہمکو امر
نہین فرمایا کہ مجھکو بڑا بھائی بناؤ اور میری تعظیم مثل اپنے بڑے بھائی کیسی کرو اور یہ کلمہ جناب
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تواضعًا فرمایا چنانچہ صاحب مجمع البحار اس حدیث کی شرح مین
لکھتے ہین اراد نفسہ صلی اللہ علیہ وسلم ہضمًا لنفسہ انتہی اور نیز جیسے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے لاتفضلونی علی یونس ابن متی تو ہمکو اس کلمہ فرمانے سے یہ لازم نہین کہ ہم یہ کہین
کہ یونس ابن متی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل ہین اسلیے کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لاتفضلونی علی یونس ابن متی لیس جیسے کہ اس کلمۂ مذکورہ سے استفادہ کرکے اگر کوئی شخص تفضیل یونس
کی اوپر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگا تو بڑا بے ادب اور بدعقیدہ اور خارج عقیدہ
اہل سنت والجماعت سے قرار دیا جائیگا ایسی ہی اس جگہ اور جاننا چاہیئے کہ اس فرقہ
نے حدیث کے مضمون سے انبیاء کرام کی بڑی بھائی کی سی تعظیم کو امر کیا اگر کوئی یہ کہے کہ

۱ مؤلف مفند نے اس سوال کے جواب مین لکھا ہے کیا تم مین سے کسی نے لکھا ہے کہ رسول اللہ کی ہم پر ایسی فضیلت ہے جیسی کہ بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ۱۲ ص ۵۲

ارادہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپکو بوجہ عاجزی کے ۱۲ ص ۵۳ مت فضیلت دو تم مجھکو اوپر یونس کے

۱ علیہ السلام ۱۲

مراد مولوی اسمٰعیل صاحب کی یہ ہے کہ خدا کی سی تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نکرو تو جواب
اسکا یہ ہو کہ اگر خدا کی سی تعظیم جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نکیجاوے تو پھر بڑے بھائی کی سی تعظیم
کیجائے اسکا ثبوت کہاں سے ہے یعنی خداے ذکر عزی کی تو تعظیم نکرے مگر بڑے بھائی کی سی تعظیم سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرے تو یہ بڑے گستاخی کی بات مولوی اسماعیل صاحب نے لکھی بلکہ خداوند
کریم کی سی تعظیم تو البتہ نکرے مگر تمام مخلوقات سے بڑھکر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم واجب
ہے نہ بڑے بھائی کی سی جیسے کہ مولوی اسماعیل صاحب نے لکھا ہے اور عجب بات ہے کہ باپ
کی سی بھی تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مولوی اسماعیل صاحب نے گوارا نہ کی حالانکہ حق سبحانہ
تعالی فرماتا ہے وازواجہ امہاتہم تو اس آیت کریمہ سے باپ ہونا جناب سرور عالم کا ثابت ہوتا
ہے تو ظاہر حدیث پر تو عمل کیا کہ اوسمین لفظ اخاکم کی آئی ہے اور نص قطعی پر عمل نہ کیا قولہ
سوال کیا تم اسکے قائل ہو کہ نبی علیہ السلام کو صرف احکام شرعیہ کا علم ہے الخ اسکے جواب
مین مولف مہند لکھتے ہین کہ ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہین کہ سیدنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی مخلوقات سے زیادہ وہ علوم عطا ہوے ہین جنکو ذات وصفات اور
تشریعات یعنی احکام عملیہ وحکم نظریہ اور حقیقتہاے حقہ واسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق مین سے
کوئی بھی انکے پاس تک نہین پہنچ سکتا انتہی اقول ان مولوی اشرف علی صاحب نے حفظ الایمان
کے صفحہ ۸ مین لکھا ہے کہ نبوت کے لیے جو علوم لازم وضروری ہین وہ آپ کو تمامہا حاصل ہوے
تھے حالانکہ مولف مہند کا یہ قول ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو علوم عطا ہوے ہین مخلوق
مین سے کوئی بھی انکے پاس نہین پہنچ سکتا نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی رسول تو دیکھو مولوی
اشرف علی صاحب کے قول مین اور انکے قول مین کیسا تفاوت ہے قولہ اور ہمارے حضرات
اس شخص کے کافر ہونیکا فتوی دے چکے ہین جو یون کہے کہ شیطان کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ
ہے پھر ہماری کسی تصنیف مین یہ مسئلہ کہان پایا جا سکتا ہے انتہی اقول ان آپکے براہین قاطعہ
کی صفحہ ۵۱ مین یہ لکھا ہے کہ الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان وملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط
زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہین
تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت

علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے انتہی
انھیں الفاظ پر آپ کی اکثر علماء ہند اور علماء عرب نے تکفیر کی اور یہ عذر کرنا آپ کا کہ ہاں
کسی جزئی حادث حقیرہ کا حضرت کو اسلئے معلوم نہ ہونا کہ آپ نے اُسکی جانب توجہ نفرمائی آپ
کی اعلم ہونے میں کسی قسم کا نقصان پیدا نہیں کر سکتا انتہی بالکل لغو ہے کیونکہ یہ بات
اُس وقت ہو کہ جب یقینی طور سے معلوم ہو جاوے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فلاں
شے کا علم نہیں ہے اور جب یہ بات تحقیقی اور یقینی طور پر معلوم نہو تو پھر جناب سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بڑی گستاخی اور بے ادبی ہے اور آپ نے یقینی
طور پر لکھا اور قطعی طور پر یہ حکم دیا کہ شیطان کو وسعت علم نص سے ثابت ہوئی فخر عالم
کی وسعت علم کی کونسی نص ہے کہ تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے انتہی
اس جملے سے بلا شک توہین جناب پاک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوئی
کہ مقابلہ علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص اور جزئی طور پر علم شیطان کو ترجیح دی کہ
وہ علم روے زمین ہے اسواسطے کہ علم روے زمین بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے
ثابت ہو بلکہ شیطان لعین کی علم سے بہت زیادہ چنانچہ مشکوۃ شریف کی حدیث سے فعلمت
ما فی السموات والارض بلفظ ما عام ہے تو عموم علوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ
آسمانوں اور زمینوں کے ثابت ہیں نہ ایسے شیطان کو اور نیز حضرت شیخ عبد الحق محدث
دہلوی رحمۃ اللہ اس حدیث شریف مذکور کی شرح میں فرماتے ہیں (پس دانستم ہر چہ در آسمانہا و زمینہا
بود عبارت است از حصول تمامہ علوم جزوی و کلی و احاطہ آن انتہی) اور نیز حدیث شریف
میں وارد ہے (ان اللہ رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن فیہا الی یوم القیمۃ کانما
انظر الی کفی ہذہ انتہی) اور اگر تفصیل اسکی دیکھنا منظور ہو تو ہماری کتاب فضل الخطاب میں
دیکھو اس جگہ قدر ضرورت پر اکتفا کیا اور نیز اسمیں یہ قباحت پائی گئی کہ وہی علم شیطان لعین
کے واسطے ثابت کیا جاوے تو شرک نہ ٹھہرے اور جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے
وہی علم ثابت کرے وہ مشرک ہو جاوے یہ سمجھ سے ہے کہ اگر کل روے زمین جزئی اور کلی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے کسی نص قطعی سے ثابت نہ کر سکے تو مشرک کیوں

ہونے لگا غایت یہ ہو کہ اُسکی غلطی ٹھہر یگی کیونکہ شرک اُسوقت ٹھہرتا کہ اللہ تعالی کے مثل ثابت کیا جاتا یا اللہ تعالی کے صفات مختصہ کسی مین ثابت کرے یا اللہ تعالی کے سوا بھی غیر کی عبادت کرے

اور یہاس جگہ یہ کوئی ان مین سے متحقق نہین پس شرک کیون ہونے لگا اور علم بالذات اور بالعرض کا فرق نکالنا بیکار اور لغو ہو یعنی اگر یون مؤلف مہند اسکی تاویل کرین کہ ہم شرک کا حکم بالذات علم ماننے مین لگاتے ہین نہ بالواسطہ مین تو یہ اُنکی تاویل اور جواب لغو ٹھہریگا اسلیے کہ بالذات علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کسی عالم نے ثابت نہین کیا اور نہ کفقول کیا پھر بالذات کا کسی پر دھبہ اور بہتان لگا کر مشرک بتانا مؤلف مہند ہی کا کام ہو اور خارج از مبحث اور لغو ہو

تنبیہ مؤلف مہند اور انکے مشائخ گتنے ہی اپنے عقائد فاسدہ کو پوشیدہ کرتے ہین مگر ظاہر ہی ہو جاتے ہین جیسے بلی اپنے گوہ پر مٹی ڈالکر چھپاتی ہو مگر اُسکی گندی بو تمام مین پھیلی جاتی ہے

قولہ اور ہمارے ملک کے مبتدعین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تمام شریف و ادنی و اعلی و اسفل علوم ثابت کرتے اور یون کہتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساری مخلوق سے افضل ہین تو ضرور سب ہی علوم جزئی ہون یا کلی آپ کو معلوم ہونگے اور ہم نے بغیر معتبر کے محض اس فاسد قیاس کی بنا پر اس علم کلی و جزئی کے ثبوت کا انکار کیا انتہی **اقول** دیکھو مسلمانون اور غور فرماؤ کہ یہ سب صاحب کیسی جہالت مین مبتلا ہین اور کیسی کھلی ہوئی بے ادبی اور توہین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب پاک مین کرتے ہین **دیکھیے** ایسی جہالت کہ علم کلی و جزئی ہونے کا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہین اور لکھتے ہین کہ محض قیاس فاسد کی بنا پر اس علم کلی و جزئی کے ثبوت کا واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کیا حالانکہ حدیث شریف مین وارد ہی فتجلی لی کل شیء و عرفت **اور نیز** مؤلف مہند نے بڑے بڑے علماے کرام کو مبتدعین سے ٹھہرایا منجملہ انکے شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ ہین کہ اس حدیث شریف علمت ما فی السموات والارض کی شرح مین لمعات مین تحریر فرماتے ہین پس دانستم ہر چہ در آسمانہا و زمینہا بود عبارت است از حصول تمامہ علوم جزئی و کلی و احاطہ آن انتہی **تو** ذرا انصاف فرمایئے کہ کیسی بڑی جہالت ہو کہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حدیث مذکور سے علم کلی و جزئی دونون ثابت فرما رہے ہین اور ہم لوگ اُن کی اس

عقیدہ یقینی اعتقاد کرتے ہین اور یہ صاحب حضرت شیخ محدث دہلوی اور تمام محققین کو بمنزلہ عین کے قرار دیتا ہی اور نیز ارشاد المہتدی کے صفحہ ۱۰۹ المطبوعہ مصر مین ہی ولم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا حتی اطلعہ اللہ تعالی علی جمیع ما ابہمہ عندہ من الروح وغیرہا مما یمکن علم البشر الا علی جمیع معلوماتہ تعالی انتہی آور اس بحث کی جسکو تفصیل منظور ہو وہ ہماری کتاب فصل الخطاب کو دیکھے پس جبکہ حدیث شریف سے اور بڑے بڑے علما و محدثین سے اور عقائد کی کتابون سے علم کلی اور جزئی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ثابت ہوا تو قیاس فاسد کہان ہوا اور جو لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم کلی و جزئی ہی تو بمنزلہ عین سے کہان ہوے مگر ان صاحب نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطلقاً علم کلی و جزئی کا انکار کرکے توہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتکب ہوے اگر توبہ نہ کرین تو اپنے واسطے جہنم کا سامان کیا اور یہ بات بھی ناظرین پر مخفی نرہے کہ یہ صاحب بالذات اور بالواسطہ کا فرق نکال کر مخلوق کو دہوکا دیتے ہین تو یاد رکھیے کہ بالذات علم سوا ذات باری تعالی عز وجل کے کسی کا بھی نہین ہی اور نہ کسی عالم اہل سنت والجماعت نے قول اسکا کیا اور نہ مساوی ہونا علم باری تعالی سے ثابت کیا بلکہ جملہ علماے کرام اہل سنت والجماعت کے بالعطیہ اور بالواسطہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے علم ثابت کرتے ہین البتہ مؤلف مہند نے اپنے قیاس فاسد سے شیطان لعین کے علم روے زمین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم روے زمین سے وسعت اور زیادتی ثابت کردی کسی کا کیا بگاڑا اپنی عقبی کی خرابی لگائی اور یہ جو مؤلف مہند نے سلیمان علیہ السلام کی اور ہدہد کی مثال دی ہی کہ جیسے ہدہد نے بتانا اسکی سلیمان علیہ السلام کو خبر نہ ہوئی تو یہ نادانی کی وجہ سے مخلوق کو طرح طرح کے مغالطے دیتے ہین اسلیے کہ یہ قیاس مع الفارق ہی وہان تو سلیمان علیہ السلام کا نہ خبر ہونا اور ہدہد کو خبر ہونا نص قطعی سے ثابت ہی اور اس جگہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم روے زمین کی وسعت نہونے پر یا شیطان کے علم روے زمین کی زیادتی پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم روے زمین کے کوئی آیت وارد ہی یا کوئی حدیث احاد وغیرہ سے تو روے زمین کے علم ہونے کی زیادتی واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت ہی

اگر یہ اہل سنت والجماعت کی آنکھ سے اور جو کور باطن ہین وہ شیطان کے علم کے روے زمین کی زیادتی اور وسعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم روے زمین پر ثابت کرتے ہین اور اسی طرح جواب ہی افلاطون اور جالینوس کی مثال کا کہ وہ بھی نص قطعی سے ثابت نہین اور اس سے بھی آگاہ ہونا چاہیے کہ یہ دھوکا دیتے ہین کہ اگر شیطان پر افضل ہونے کی وجہ سے علم روے زمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شیطان کے علم روے زمین سے زیادہ کہو تو اس وجہ سے زیادتی علم روے زمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شیطان کے علم روے زمین پر لازم نہین آتی تو جواب اسکا یہ ہی کہ صرف افضلیت کی وجہ سے زیادتی علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت نہین کی بلکہ یہ کہا جاتا ہی کہ باوجود افضلیت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے نصوص صریحہ سے وسعت علم روے زمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شیطان کے علم روے زمین پر ثابت ہی پھر انکار کس بات کا اور تاویل کس بات ہین اور یہ مؤلف عہد کا الجھر تاویل کرنا کہ ہان جزئی حادثہ حقیرہ کا حضرت کو اسلیے معلوم نہو نا کہ آپ نے اسکی طرف توجہ نہین فرمائی اس جگہ لغو ہی اسلیے کہ شیطان کے لیے یہ تاویل ہرگز نہی اسکے واسطے تو یہ ثابت کیا کہ شیطان کا علم محیط روے زمین کا نص سے ثابت ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے جو روے زمین کا علم ثابت کریگا وہ مشرک ہی دیکھو تو کیسی غضب کی بات ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم روے زمین نہ ہونے مین کیسی کیسی تاویلین کرتے ہین اور جو کوئی یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم روے زمین ہی تو اسکو مشرک بتاتے ہین حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم روے زمین نصوص سے ثابت ہی اسکا تو انکار کرتے ہین اور شیطان کے لیے علم روے زمین متحقق طور سے ثابت کرتے ہین ذرا بھی انکو خداوند کریم کا خوف نہین خیر انکو انشاء اللہ عنقریب معلوم ہو جائیگا موت قریب ہی **قولہ** اگر بعض غیب مراد ہے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تخصیص نہ رہی کیونکہ بعض غیب کا علم اگرچہ تھوڑا سا ہو زید و عمرو بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپاؤن کو بھی حاصل ہی کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہی کہ دوسرے کو نہین ہی تو اگر سائل کسی پر لفظ عالم الغیب کا

اطلاق بعض غیب کے جاننے کی وجہ سے جائز رکھتا ہی تو لازم آتا ہی کہ اس اطلاق مذکور بالا کو
تمام حیوانات پر جائز سمجھے الخ **اقول** یہ جملہ نہایت ہی قبیح مولوی اشرف علی صاحب نے لکھا
اسکو وہی یا موافق مہتدیاں انکے ہم عقیدہ ہی درست رکھ سکتے ہین اور کوئی اہل علم اور اہل ایمان
تو گوارا اور درست مان نہین سکتا اسلیے کہ جملہ حیوانات کا علم احساسی ہی یہ علم غیب نہیں علم غیب
اسکو کہتے ہین جو غائب ہو حس اور ادراک سے چنانچہ تفسیر روح البیان مین ہی وہو ما کان غائبا
عن الحس والعقل غیبۃ کاملۃ بحیث لا یدرک بواحد منہما ابتداء بطریق البداہۃ انتہی بیضاوی مین
ہی والمراد بہ الخفی الذی لا یدرکہ الحس ولا یقتضیہ البداہۃ العقل انتہی پس اول تو حیوانات کو
علم احساسی ہی علم غیب نہین یہ انکی جہالت اور نادانی ہی کہ حیوانات کے علم مذکور کو علم غیب
ٹھہرایا دوسرے یہ کہ اگر تسلیم بھی کر لیا جاوے کہ بعض علم غیب انکو بھی ہی تو یہ نادان اور
بے ادب یہ نہین جانتے کہ ایک حیوان کو جو بعض علم ہی اور وہ دوسری حیوان کو نہین ہی تو یہ بعضیت
اسی بہ نسبت ایک دوسرے کے ہی اور جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بعض علم غیب ہی
تو وہ بہ نسبت حق سبحانہ تعالی کے علم کے بعض ہی اور بہ نسبت جملہ خلائق کے جمیع علم غیب عنایت
ہوا ہی کہ جو بشر کے واسطے ممکن ہی چنانچہ فرمایا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فتجلی لی
کل شئ وعرفت اور نیز فرمایا علمت ما فی السموات والارض وعلم ما کان ویکون اور نیز عقائد کی
کتاب ارشاد المہتدی مین ہی ولم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا حتی اطلعہ اللہ تعالی علی
جمیع ما ابہم عنہ من الروح وغیرہا مما یمکن علم البشریۃ لا علی جمیع معلوماتہ تعالی انتہی اور نیز تفسیر
روح البیان مین ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے بیان مین وکذا صار علمہ محیطا بجمیع
المعلومات الغیبیۃ اور نیز تفسیر روح البیان مین ہی لما کان شاہدا بوحدانیۃ الحق وربوبیتہ و
شاہدا بما اخرج من العدم الی الوجود من الارواح والنفوس والاجرام والارکان والاجسام والاجساد
والمعادن والنباتات والحیوان والملک والشیطان والانسان وغیر ذلک لئلا یشذ عنہ ما
یمکن للمخلوق درکہ من اسرار افعالہ وعجائب صنعہ وغرائب قدرتہ بحیث لا یشارکہ فیہ غیرہ لہذا

قال علیہ الصلوۃ والسلام علمت ما کان وما یکون لانہ شاہد الکل انتہی ملخصاً اور نیز تفسیر روح
البیان میں ہے اس آیہ کریمہ کے تحت میں (لا اعلم الغیب) فانہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخبر عما مضی وعما
سیکون باعلام الحق وقد قال علیہ الصلوۃ والسلام لیلۃ المعراج قطرت فی حلقی قطرۃ علمت ما
کان وما سیکون فمن قال ان نبی اللہ لا یعلم الغیب فقد اخطأ فیما اصاب انتہی صفحہ ۶۳۵ تو دیکھیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب بعض تو ہے مگر بہ نسبت حق سبحانہ تعالی کے نہ بہ نسبت
مخلوق کے اور حیوانات اور بچون اور مجنون وغیرہ کے بعض علم کا اور پر دیگر جملہ حیوانات اور
بچون اور مجنون کے بطور کلیت کے ہونا ثابت نہیں پس یہ لکھنا مولوی اشرف علی
صاحب کا کہ اگر علوم غیبیہ مراد ہین تو اس مین حضور کی کیا خصوصیت ایسا
علم تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات اور بہائم کے لیے
بھی حاصل ہے انتہی نہایت ہی لغو اور جہالت کا کلام لکھا اور بیشک بے ادبی اور توہین
جناب پاک صاحب لولاک جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی مگر افسوس کہ یہ وہابیہ
نہین سمجھتے لہم قلوب لا یفقہون بہا ولہم اعین لا یبصرون بہا ولہم آذان لا یسمعون بہا اولئک
کالانعام بل ہم اضل اور لاسیر طرہ یہ کہ مؤلف مہند کیسی کیسی بدزبانیون سے علماء باللہ کے
ساتھ پیش آتا ہے پھر علماء باللہ سمجھتے ہین کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باب مین
بے ادبیون اور بدزبانیون اور توہین سے پیش آتے ہین تو ہم کس شمار مین مگر یہ یاد رکھین کہ
کتنی کثیر مدح اور تعریفین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی کرے مگر ذرا سی بے ادبی کرنے
سے جناب پاک سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم روحی وقلبی فداہ کے باب مین کافر ہو جاتا ہے
چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کیسے مداح سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے
تھے کہ کوئی اب دوسرا شخص نہین کہہ سکتا اُن سے مخاطبہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے کہ لا ترفعوا
اصواتکم فوق صوت النبی ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی آواز پر آواز کوئی اصحابہ کرام مین سے بلند کرے تو کافر ہو جائے اور یہ وہابیہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے علم روے زمین پر شیطان کے علم روے زمین کو فوقیت اور ترجیح دیتے ہین
اور نیز مجلس میلاد شریف سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مثل نصاری کے بڑے دن کی محفل کے

بعض

سمجھتے ہین اور نیز آپکے بعض علم غیب کو مثل بہائم اور بچون اور پاگلون کے بعض علم غیب کی طرح سمجھتے ہین اور نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کو مثل بڑے بھائی کی تعظیم کے حکم دیتے ہین اور نیز آپکے کنوین کے پانی پینے کو تبرکا اور مجاوروں کو وہان کے قائم ہونے کو شرک لکھتے ہین حالانکہ ردالمختار مین ہی وایما رجل مسلم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ تعالی وبانت امرأتہ انتہی اور نیز بنایہ مین ہی لو عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشئی من العیوب یکفر انتہی اور نیز اشباہ مین ہی ویکفر اذا شک فی صدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم او سبہ او تنقصہ او صغرہ انتہی **قولہ** پس اگر کوئی مجلس مولود منکرات سے خالی ہو تو حاشا کہ ہم یون کہین کہ ذکر ولادت شریفہ ناجائز اور بدعت ہی اور ایسے قول شنیع کا کسی مسلمان کی طرف کیونکر گمان ہو سکتا ہی پس ہم پر یہ بہتان جھوٹے ملحد دجالون کا افترا ہی خدا انکو رسوا و ملعون کرے خشکی و تری نرم و سخت زمین مین انتہی **اقول** دیکھو یہ صاحب کیسے کیسے مغالطے دیتے ہین اور کیسی بدزبانی سے علما باللہ کے ساتھ پیش آتے ہین اور کیسی دروغگوئی پر کمر باندھی ہی اور علماے مکہ معظمہ وغیرہ کو کیسا دھوکا دیکر مہرین اپنے رسالہ پر کرائی ہین اگر کوئی انکے عقائد فاسدہ سے واقف نہو یا انکی وہ کتابین کہ جن سے تمام ہندوستان مین فساد اور آگ پھیلادی ہی نہ دیکھے ہون تو بلاشک یہی کہیگا کہ انکے عقائد تو مثل عقائد اہل سنت والجماعت کے ہین اور ضرور ناواقف ان عقائد پر صحت کی گواہی دیگا مگر انکی کتابین دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ ان لوگون نے کسقدر عقائد کی خرابی لگائی ہی اور کسطرح تحریف اور تلبیس کی ہی چنانچہ یہ تو اپنے رسالہ مین یون لکھتے ہین کہ اگر کوئی مجلس مولود منکرات سے خالی ہو تو حاشا کہ ہم یون کہین کہ ذکر ولادت شریفہ ناجائز اور بدعت ہی الخ اور انکے مرشد اور شیخ مولوی رشید احمد صاحب اپنے فتاوی رشیدیہ کے حصہ اول صفحہ ۵۰ مین اس سوال کے جواب مین کہ مولود شریف اور عرس کہ جس مین کوئی بات خلاف شرع نہو جیسے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیا کرتے تھے آپکے نزدیک جائز ہی یا نہین آپ لکھتے ہین الجواب عقد مجلس مولود اگرچہ اس مین کوئی امر غیر مشروع نہو مگر اہتمام و تداعی اس مین بھی موجود ہی لہذا اس زمانہ مین درست نہین دیکھو یہ صاف لکھتے ہین کہ گو عقد مجلس مولود غیر مشروع نہو تب بھی نادرست ہی اور نیز مولوی رشید احمد صاحب اپنے فتاوی رشیدیہ کے حصہ دوم صفحہ ۱۰ مین لکھتے ہین کہ انعقاد

مجلس مولود بہر حال ناجائز ہے انتہی اور نیز مولوی رشید احمد صاحب اس سوال کے جواب میں کہ
انعقاد مجلس میلاد بدون قیام بروایت صحیح درست ہے یا نہیں لکھتے ہیں الجواب انعقاد مجلس مولود بہر حال
ناجائز ہے صفحہ ۱۰۱ فتاوی رشیدیہ حصہ دوم اور نیز فتاوی میلاد شریف و عرس کے صفحہ ۱۴
میں لکھتے ہیں کہ یہی ہر روز اعادہ ولادت تو مثل ہنود کے ہے کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال
کرتے ہیں یا یہ لوگ اس قوم سے بڑھ کر ہوئے وہ تاریخ معین پر کرتے ہیں انکے یہاں کوئی
قید نہیں جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہیں تو دیکھو یہ بلا قید اور ہر حال ہیں اور گو خلاف
شرع اس میں کوئی امر نہو ناجائز اور حرام اور بدعت سیئہ لکھتے ہیں اور نیز انکے شیخ الشیوخ مولوی
اسمعیل صاحب تتمۂ تقویۃ الایمان کے صفحہ ۱۹۶ میں لکھتے ہیں کہ اگر کوئی حضرت عیسی کے
تولد کے بڑے دن کی محفل کرے تو ملعون ہو اور مولود شریف کی محفلیں کرتے ہیں اور برا نہیں
سمجھتے سبب یہ ہو کہ اسکا رواج نہیں اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت میں دونوں ایک ہیں انتہی نعوذ
باللہ انکے مشائخ تو مجلس مولود شریف کو نصاری کے بڑے دن کی مجلس کے مساوی لکھتے ہیں اور ہنودون
سے بدتر سمجھتے ہیں یعنی شرک بلکہ اس سے بھی بدتر حالانکہ یہ لوگ حضرت شاہ عبد الحق صاحب محدث
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ رفیع الدین اور
جناب حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر اور علماے حرمین شریفین کے موافق مستحب لکھتے ہیں اور یہ
لوگ وہابیہ ان حضرات کو کہ جن میں انکے پیر و مرشد بھی ہیں مثل کفار کے اور بدعتی ٹھہراتے ہیں اور
ہم لوگ انھیں حضرات کا اتباع محض میلاد شریف اور عرس میں کرتے ہیں چنانچہ حضرت شاہ
عبد الحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ماثبت بالسنۃ میں تحریر فرماتے ہیں لازال

بدلہ
یحتفلون

اہل الاسلام یحتفلون بشہر مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ویعملون الولائم ویتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقات
ویظہرون السرور ویزیدون المبرات ویعتنون بقراءۃ مولدہ الکریم ویظہر علیہم من برکاتہ کل فضل عمیم
ومما جرب من خواصہ امان فی ذلک العام وبشری عاجل بنیل البغیۃ والمرام فرحم اللہ امرا اتخذ لیالی
شہر مولدہ المبارک عیدا لیکون اشد علۃ علی من فی قلبہ مرض وعناد انتہی اور نیز حضرت حاجی
امداد اللہ صاحب جو کہ پیر و مرشد مولوی رشید احمد صاحب و مولوی اشرف علی صاحب کے ہیں اور
مؤلف مہند کے شیخ الشیوخ اپنے رسالہ ہفت مسئلہ میں تحریر فرماتے ہیں اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل

مولد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر اپنے گھر پر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں
لطف پاتا ہوں انتہی تو دیکھیے کہ محفل مولود شریف میں قرون ثلاثہ تک نہ مٹھائیاں بٹنے کا ثبوت
اور نہ اہتمام فرش روشنی وغیرہ خوشبو کا ثبوت اور نہ دعوت کرنے کا ثبوت اور نہ تعیین کا ثبوت اور
باایں ہمہ روایت مذکورہ بالا محدث دہلوی رح سے اور نیز بہت سے علماء اکابر اور علماء حرمین سے باوجود
اشتمال امور مذکورہ کے محفل میلاد شریف کا استحسان ثابت ہو اور نیز شرفاء و غرباء عرصہ دراز سے تمام
شہروں میں اسکا رواج بڑے بڑے علماء سے چلا آتا ہو مولوی رشید احمد صاحب اور مولوی اسمعیل صاحب
اسکو بدعت سیئہ اور حرام اور ناجائز قرار دیتے ہیں تو دیکھو مؤلف مہند اپنے رسالہ میں تو اور کچھ عقائد
لکھتے ہیں اور انکے وہ مشائخ کہ جنکی یہ اتباع کرتے ہیں اپنے فتاووں اور کتابوں میں اور کچھ لکھتے ہیں تو یہ
دھوکا اور تلبیس ہو کہ نہیں تنبیہ یہ فرقہ وہابیہ ذکر ولادت شریف کو اس صورت سے جائز کہتا ہو کہ نہ تو
فرش فروش کا ہو چوکی یا منبر یا دیگر شے بلند پر ہو لوگوں کو بلایا نہ جاوے شیرینی وغیرہ تقسیم نہ کیجاوے خوشبو نہ
سلگائی جاوے مثل وعظ کے بلا ارتکاب امور مذکورہ کے ذکر ولادت حضرت رسول اللہ صلعم کا کردیا
جاوے تو جائز ہو ورنہ نہیں حالانکہ روایت مذکورہ بالا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح وغیرہ سے ان سب
امور کے ساتھ محفل میلاد شریف جائز ہو اور ہم لوگ بھی ان امور مذکورہ کے ساتھ مولود شریف کو مستحسن
جانتے ہیں بلکہ تمام شہر [illegible] علماء [illegible] مستحسن جانتے ہیں اور نیز علماء حرمین [illegible] جائز
اور مستحسن جانتے ہیں الحاصل جو اس رسالہ میں [illegible] الہ کتب و صفحہ
گئے ہیں یہ بجنسہ عقائد لکھ کر مؤلف مہند اپنے معتبر دین آدمی کے ساتھ علماء حرمین اور علماء مصر اور شام
کے پاس بھیجیں اور وہ چار علماء ہماری طرف کے بھی معتمد ساتھ میں لیے جاویں اور اسپر بھی علماء مذکورین
مہریں اور دستخط فرما دیں تو پھر انکے عقائد درست اور صحیح مانے جاوینگے اور خرچ راہ فریقین کا اسکے ذمہ
ہارے ورنہ یہ تحریف اور تلبیس مؤلف مہند نے کر کے جو مہریں کروائی ہیں اسکا اعتبار ہرگز نہ کیا جائیگا بلکہ
سوا فضیحت اور رسوائی مؤلف مہند کے کیا نتیجہ یا ان عقائد باطلہ سے جو اس رسالہ میں یا فصل الخطاب
وغیرہ میں مع حوالہ کتب آپکے اور آپکے بزرگوں کے لکھے ہیں اس سے صاف طور سے رجوع کریں اور اقرار کریں
کہ بیشک یہ عقائد مذکورہ خراب اور باطل ہیں اور ہم ان سب سے تائب ہوئے تب تو وہ ہمارے بھائی ہیں ورنہ
صرف مہند کی تحریر پر اعتماد نہ کیا جاویگا کہ اس میں اور کچھ لکھا ہو اور انکے دیگر کتب میں اسکے خلاف لکھا ہو فقط